رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd No L 5254

5

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ روپے
ماہوار ۲½ روپے

یوم سہ شنبہ

۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۰ ھ

جلد ۳۹/۵	۳ شہادت ۱۳۳۰ ھش	۳ اپریل سنہ ۱۹۵۱ء	نمبر ۷۹

اخبار احمدیہ ـــــ ۲ اپریل ۱۹۵۱ء

لاہور ۲ اپریل:۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

ـــــ آج نماز عصر کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ انجینئرنگ کالج لاہور نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں دعوت عصرانہ دی جس میں انجینئرنگ کالج کے پرنسپل اور پروفیسروں کے علاوہ اکابر سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر حضور نے خدام کو خطاب بھی فرمایا۔

ـــــ پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے اچانک تشویشناک طور پر بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب درد دل سے دعائے صحت فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

یَشْکُوْنَ مِنْ ذِکْرِ الْجَمَالِ صَبَابَۃً
وہ آپ کے جمال کو یاد کر کے اشتیاق سے روتے ہیں
وَتَاَلُّمًا مِّنْ لَّوْعَۃِ الْھِجْرَانِ
اور جدائی کی جلن سے دکھ اٹھا کر چلاتے ہیں،
وَاَرَی الْقُلُوْبَ لَدَی الْحَنَاجِرِ کُرْبَۃً
میں دلوں کو غم سے گلوں تک آپہنچے ہوئے اور آنسوؤں کے نالے بہتے ہوئے دیکھتا ہوں
وَاَرَی الْغُرُوْبَ تُسِیْلُھَا الْعَیْنَانِ
اور میں دیکھتا ہوں کہ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں
(قصیدۃ فی مدح النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم)

پاکستان اور برطانیہ میں نیا تجارتی معاہدہ ـ بیشتر شاہی ترجیحات ختم کر دی گئیں

کراچی ۲ اپریل:۔ آج یہاں ۱۹۳۹ء کے پہلے تجارتی معاہدہ کی جگہ پاکستان و برطانیہ میں نئے تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ اس معاہدے کی امتیازی خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس میں برطانیہ سے درآمد کی جانے والی تیس کے قریب اشیاء پر شاہی ترجیحات ختم کر دی گئی ہیں۔ اور بیشتر اشیاء کے بارے میں پہلی سہولتوں کو بہت کم کر دیا گیا ہے۔ آج پاکستان کی طرف سے برطانوی ہائی کمشنر نے دستخط کئے۔ اس معاہدہ میں برطانیہ نے پاکستان کو یہ بھی یقین دلایا ہے۔ کہ اگر برطانیہ پاکستان سے درآمد کی جانے والی اشیاء پر محصول بڑھانے کا کوئی اقدام کرنا چاہے گا۔ تو اس کی قبل از وقت اطلاع پاکستان کو دے گا۔ اور وہ ایسا ہی سلوک دولت مشترکہ کے ان ممالک سے بھی کرے گا۔ جن سے وہ اس قسم کی اشیاء منگواتا ہے۔ برطانیہ نے ٹیرف کے سلسلہ میں بھی دولت مشترکہ کی سی ہی مراعات دینے کا وعدہ کیا ہے۔ معاہدہ یکم اکتوبر ۱۹۵۲ء تک رہے گا۔ اور یہ کسی ایک فریق کے چھ ماہ قبل نوٹس دینے سے بھی منسوخ ہو سکے گا۔

وزارت کے بنتے ہی دفعہ ۹۲ کا خاتمہ

کراچی ۲ اپریل۔ گورنر جنرل پاکستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ جونہی گورنر پنجاب صوبے کی نئی وزارت کے ارکان کو حلف وفاداری کے لئے طلب کریں گے۔ صوبے میں ۲۴ جنوری ۱۹۴۹ء کو جو دفعہ ۹۲ الف کا نفاذ کیا گیا تھا۔ وہ ختم ہو جائے گا۔

آج سندھ کی حکومت نے صوبے میں آئندہ عام انتخابات کیلئے انتخابی حلقوں کا تعین کرنے کیلئے ایک کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا

حکومت اناج خود برآمد کرے گی

کراچی ۲ اپریل:۔ آج حکومت پاکستان نے آئندہ دو سالوں کے متعلق اپنی غذائی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے یہ بتایا ہے۔ کہ حکومت گیہوں اور چنے کی برآمد خود کرے گی۔ اور حمل و نقل کے ذرائع پر کنٹرول کرے گی۔ گو صوبوں اور ریاستوں میں اناج کی زیادہ سے زیادہ قیمتیں مقرر نہیں کی جائیں گی۔ لیکن صوبائی اور ریاستی حکومتوں کو ۸/۷ روپے فی من کے حساب سے گیہوں خریدنے کا اختیار ہو گا۔

ـــ آج مرکزی اسمبلی میں ایک مرحلہ پر ٹیکس لئے جانے سے متعلقہ مسودہ قانون پر بحث ہوئی آج بھی بحث کے دوران میں مشرقی بنگال کے ممبروں نے سیلز ٹیکس کی آمدنی صوبوں کو اور خاص کر مشرقی بنگال کو حصہ دئے جانے پر زور دیا۔

امداد باہمی بین المملکتی کانفرنس!

لاہور ۲ اپریل آج یہاں پاکستانی پنجاب اور بھارتی پنجاب کے محکمہ ہائے امداد باہمی کے کارکنوں کی کانفرنس کا آغاز ہوا۔ یہ سرکاری ملازم اس دس روزہ کانفرنس میں غیر مسلم تارکین وطن کے مالی دعاوی پر غور کریں گے۔ رجسٹرار امداد باہمی پنجاب خان غلام محمد خان نیازی نے بتایا۔ کہ امداد باہمی کے اداروں سے متعلقہ بعض بڑے بڑے امور پہلے ہی طے ہو چکے ہیں

ترکی وفد پنڈی میں

راولپنڈی ۲ اپریل:۔ ترکی جو خیر سگالی کے مشن پر فوجی وفد آیا ہوا ہے۔ اس نے آج لفٹیننٹ جنرل ذکائی کی قیادت میں پاکستانی فوجوں کے جنرل ہیڈ کوارٹرز کا معائنہ کیا۔ پاکستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان نے وفد کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے رزمیے کا ایک نقرئی نقش پیش کیا۔

ـــ ٹوکیو ۲ اپریل۔ امریکی فوجیں گذشتہ تین دنوں سے مختلف اطراف سے ۳۸ درجہ عرض بلد کو عبور کر رہی ہیں۔ مشرق میں ایک دستہ ۲ میل آگے نکل گیا ہے۔ مشرقی ساحل پر شمال کی طرف ۲ میل تک اتحادی فوجیں پار نکل گئی ہیں۔ اور وسطی محاذ پر اتحادی فوجیں جنوبی پہاڑیوں کے نزدیک پہنچ گئی ہیں ابھی تک کمیونسٹ فوجوں نے کسی ایک جگہ بھی مزاحمت نہیں کی۔

پاکستان اپنا سٹینڈرڈ ٹائم مقرر کریگا

کراچی ۲ اپریل:۔ آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس کے شروع میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر داخلہ نے بتایا کہ نیا آئین بنتے ہی فضائی اور بحری فوجوں سے امپیریل اور رائل کے الفاظ اڑا دیئے جائیں گے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ کہ نشریات کو ترقی دینے کے لئے ایک منصوبہ تیار کیا گیا آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ پاکستان کے جغرافیائی محل وقوع کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان کا ایک اپنا سٹینڈرڈ ٹائم مقرر کیا جائے گا۔ اس وقت مغربی پاکستان زیلوچ سٹینڈرڈ ٹائم سے ½ ۴ اور مشرقی پاکستان میں ۶ گھنٹے آگے ہے۔ اور دونوں حصوں میں ۲۵ ڈگری کا فرق ہے آپ نے بتایا۔ کہ اس نئے ٹائم کے تعین سے جن اداروں پر اثر پڑے گا۔ ان سے مشورہ کے بعد اس کا اعلان کر دیا جائیگا

برطانیہ اپنے ایٹم بم کا تجربہ آسٹریلیا میں کریگا

سڈنی یکم اپریل:۔ گذشتہ شب کینبرا میں معتبر طور پر یہ بیان کیا گیا۔ کہ برطانوی حکومت برطانیہ میں بنائے ہوئے ایٹم بم کو جانچنے کے لئے وسطی صحرا میں واقع آسٹریلوی "راکٹ رینج" کو قطعی طور پر استعمال کرے گا۔ راکٹ اور دوسرے خفیہ اسلحوں کو جانچنے کے لئے اس میدان کی تیاری میں جو صرفہ ہوا ہے۔ اس میں حکومت برطانیہ بھی آسٹریلیا کی شریک رہی ہے۔ اب تک اس "آزمائشی میدان" پر ۵,۰۰۰,۰۰۰ پاؤنڈ کی رقم صرف ہو چکی ہے۔

سو ایرانی اکابر کو قتل کرنے کا نوٹس

طہران ۲ اپریل:۔ آج رات ایرانی مجلس کا ایک غیر معمولی اجلاس مارشل لاء کے آئینی حیثیت پر بحث کرنے کے لئے منعقد ہونے والا ہے۔ وزیر اعظم ایران مسٹر حسین اعلیٰ نے جنوبی ایران میں آئل کمپنیوں کے ہڑتال اور مارشل لاء سے پیدا شدہ صورت حالات کا جائزہ لینے کے لئے ۳ وزراء پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کیا ہے ـــ فدایان اسلام نے آج ایک اشتہار شائع کیا ہے جس میں سو ایسے ایرانی اکابر کے نام ہیں۔ جن کو یہ جماعت قتل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے

ـــ لندن ۲ اپریل (ریڈیو) برطانی جرائد نے ایران کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر وہ برطانیہ کے ماہروں اور سرمایہ داروں کا تعاون چھوڑ دے گا۔ تو دوسرے پہلے ہی سے تیار کھڑے ہیں کہ ایرانیوں کو غلام بننے پر مجبور کر دیں۔ سنڈے کرانیکل نے لکھا ہے کہ ایرانی لوگ چلا چلا کر کہہ رہے ہیں۔ انگریزوں کو باہر نکال دو۔ اس کے باوجود ہر سمجھدار ایرانی جانتا ہے کہ انگریزوں یا دوسرے غیر ملکی ماہروں کی امداد کے بغیر تیل کے چشموں کا کام اچھی طرح نہیں ہو سکتا۔ آج ہر ایرانی پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ایران ایرانیوں کے لئے ہے۔ لیکن اس کی شمالی سرحد پر ایک خطرناک حملہ آور بیٹھا ہے۔

سنڈے ٹائمز نے ایران کے مسئلہ کو برطانوی خارجہ پالیسی کی دانش کا سخت ترین امتحان قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اگر ہم نے جبر سے کام لیا۔ تو خطرہ ہے کہ سارا ایران ہمارے خلاف ہو کر روس کے ساتھ مل جائیگا لیکن یہ امکان بھی ہے۔ کہ کریملن ہماری طرف سے کسی اشتعال کے بغیر عالمگیر تیاری کے خلاف اپنا اگلا قدم ایران میں اٹھائے۔

عرب اتحاد پر اشتراکی اضطراب

دمشق ۲ اپریل:۔ یہاں پولیس نے متعدد ایسے اشتراکی اشتہار ضبط کئے ہیں۔ جن میں عرب اتحاد کے اس منصوبے پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ جو سابق وزیر اعظم ڈاکٹر ناظم القدسی نے عرب لیگ میں پیش کیا تھا۔ پولیس نے اشتہار تقسیم کرنے والے بعض افراد کو گرفتار بھی کیا ہے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی۔

مسعود احمد۔ پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

شعبہ تعلیم ۔ خدام الاحمدیہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہر سہ ماہی کے لئے چند کتب برائے مطالعہ مقرر کر دی جاتی ہیں تا خدام ان کا مطالعہ کریں ۔ مقامی طور پر ان کا امتحان بھی لیا جاتا ہے ۔ بعض وجوہات کی بناء پر سال رواں کی پہلی سہ ماہی یعنی فروری ۔ مارچ ۔ اپریل کے لئے ابھی تک کتابوں کی تعیین نہیں کی جا سکی تھی اس کمی کو اب پورا کیا جا رہا ہے ۔ چونکہ وقت بہت کم رہ گیا ہے ۔ اس لئے سہ ماہی اول کے لئے نصاب بھی مختصر طور پر مقرر کیا جاتا ہے ۔

۱ ۔ پیغام احمدیت ۔

۲ ۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

یہ دونوں کتابیں دفتر نشر و اشاعت ربوہ سے مل سکتی ہیں ۔ قائدین اور زعماء اپنی اپنی مجالس میں اس کے متعلق تحریک کریں کہ تمام خدام ماہ اپریل میں ان کتابوں کا مطالعہ کریں اور مئی کے پہلے ہفتہ میں مقامی طور پر امتحان لے کر مرکز میں اطلاع بھجوائیں ۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تقریب نکاح

ربوہ باغ یکم اپریل ۱۹۵۱ء ۔ آج بعد نماز ظہر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مبارکہ شوکت صاحبہ بنت مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز کا نکاح ہمراہ ماسٹر عبد المجید صاحب بی ۔ اے ۔ بی ۔ ٹی ابن میاں محمد عبد اللہ صاحب ٹیلر ماسٹر گوجرانوالہ سے بعوض پانچ صد روپیہ مہر پر پڑھا ۔ احباب دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ۔ آمین

درخواست دعاء

میرے بھائی محمد نواز صاحب راولپنڈی میں عرصہ سے بیمار ہیں احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

خالد ممتاز رشید سنت نگر لاہور

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ کلام

یہ نظم سفرِ سندھ میں لکھی گئی

تو جان کا لینے والا بن مجھ کو تو کوئی انکار نہیں

۱ ۔ عقبیٰ کو بھلایا ہے تو نے تو احمق ہے ہشیار نہیں
یہ تیری ساری لسّانی بیکار ہے گر کردار نہیں

۲ ۔ اس یار کے در پہ جانا کچھ مشکل نہیں کچھ دشوار نہیں
اُس طرف جو راہیں جاتی ہیں وہ ہرگز ناہموار نہیں

۳ ۔ میں اُس کا ہاتھ پکڑ کر تو افلاک سے اونچا اڑتا ہوں
پر میرے دشمن کا کوئی دربار نہیں سرکار نہیں

۴ ۔ وہ خاک سے پیدا کرتا ہے وہ مُردے زندہ کرتا ہے
جو اس کی راہ میں مرتا ہے وہ زندہ ہے مُردار نہیں

۵ ۔ تم انسانوں کے چیلے ہو میں اس کے در کا ریزہ چیں
میں عالم ہوں میں فاضل ہوں پر سر پہ مرے دستار نہیں

۶ ۔ جادو ہے میری نظروں میں تاثیر ہے میری باتوں میں
میں سب دنیا کا فاتح ہوں ہاتھوں میں مگر تلوار نہیں

۷ ۔ میں تیز قدم ہوں کاموں میں بجلی ہے مری رفتار نہیں
میں مظلوموں کی ڈھارس ہوں مرہم ہے مری گفتار نہیں

۸ ۔ ہوں صدر کہ شاہ کوئی بھی ہوں میں اُن سے دب کر کیوں بیٹھوں
سرکار مری ہے مدینہ میں یہ لوگ مری سرکار نہیں

۹ ۔ تُو اس کے پیارے ہاتھوں کو اپنی گردن کا طوق بنا
کیا تُو نے گلے میں ڈالا ہے ذُوالنّار ہے یہ زُنّار نہیں

۱۰ ۔ اِسلام پہ آفت آئی ہے لیکن تو غافل بیٹھا ہے
اُٹھ دُشمن پر یہ ثابت کر تو زندہ ہے مُردار نہیں

۱۱ ۔ جن معنوں میں وہ کہتا ہے قہّار بھی ہے جبّار بھی ہے
جن معنوں میں تم کہتے ہو قہّار نہیں جبّار نہیں

۱۲ ۔ دوزخ میں جلنا سخت بُرا پر یہ بھی کوئی بات نہ تھی
سو عیب کا اُس میں عیب ہے یہ گفتار نہیں دیدار نہیں

۱۳ ۔ کچھ اُس میں کشش ہی ایسی ہے دل ہاتھ سے نکلا جاتا ہے
ورنہ میں اپنی جان سے کچھ ایسا بھی تو بیزار نہیں

۱۴ ۔ جاں میری گھٹتی جاتی ہے دل پارہ پارہ ہوتا ہے
تُم بیٹھے ہو چپ چاپ جو یُوں کیا تم میرے دلدار نہیں

۱۵ ۔ میں تیرے فن کا شاہد ہوں تُو میری کمزوری کا گواہ
تجھ سا بھی طبیب نہیں کوئی مجھ سا بھی کوئی بیمار نہیں

۱۶ ۔ وہ جو کچھ مجھ سے کہتا ہے پھر میں جو اسے کہتا ہوں
اک رازِ محبت ہے جس کا اعلان نہیں اظہار نہیں

۱۷ ۔ میں ہر صورت سے اچھا ہوں اک دل میں سوزش سی رہتی ہے،
گر عشق کوئی آزار نہیں مجھ کو بھی کوئی آزار نہیں

۱۸ ۔ کیا اس سے بڑھ کر راحت ہے، جاں نکلے تیرے ہاتھوں میں
تُو جان کا لینے والا بن مجھ کو تو کوئی انکار نہیں

صاحبزادہ مرزا مجید احمد سلمہ اللہ کی تقریب رخصتانہ

لاہور ۲ اپریل ۔ کل صاحبزادہ مرزا مجید احمد سلمہٗ ایم ۔ اے (واقف زندگی) خلف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ۔ یہ بابرکت تقریب ٹھیک ساڑھے پانچ بجے دعا سے شروع ہوئی ۔ جودھامل باغ کے ایک کمرہ مسجد میں کی گئی ۔ اس کے بعد براٰت اس خیمے میں پہنچی جہاں میزبان تشریف فرما تھے ۔ میزبانوں میں خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی شامل تھے ۔ آپ نے بڑھ کر باراتیوں کا استقبال کیا اور صاحبزادہ مرزا مجید احمد سلمہٗ کو اپنے پہلو میں بٹھایا ۔ کوئی چار پانچ منٹ کے توقف کے بعد محمد احمد صاحب حیدرآبادی نے تلاوت کلام پاک کی ۔ جس کے بعد جناب ثاقب صاحب زیروی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "محمود کی آمین" میں سے چند دعائیہ بند پڑھ کر سنائے اور اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک لمبی دعا فرمائی اور یوں یہ بابرکت تقریب دعا سے شروع ہو کر اس علیم و لایزال کے حضور عاجزانہ دعا ہی پر ختم ہو گئی ۔ اس تقریب سعید میں شرکت کرنے والوں میں مرزا عزیز احمد صاحب ایم ۔ اے ناظر اعلیٰ ۔ مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم ۔ اے ناظر امور عامہ شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور ۔ چودہری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر ۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم ۔ اے ملک عمر علی صاحب اور دیگر احمدی اکابر کے علاوہ ریاست مالیر کوٹلہ کے حکمران خاندان کے بعض افراد صاحبزادہ مرزا جعفر علی خانصاحب نواب زادہ میاں احسان علی خانصاحب صاحبزادہ میاں الطاف علی خانصاحب ۔ میاں حسین علی خانصاحب چودہری انور علی صاحب اور نواب زادہ رشید علی خانصاحب کی شخصیتیں نمایاں تھیں ۔

(نامہ نگار)

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۳ر اپریل ۵۱ء

طاقت کا استعمال

پہلے مودودی صاحب کی تصنیف "رسالہ جہاد فی سبیل اللہ" کے مندرجہ ذیل حوالجات ملاحظہ فرمائیے

"اس غرض کے لئے وہ تمام ان طاقتوں سے کام لینا چاہتا ہے جو انقلاب برپا کرنے کے لئے کارگر ہو سکتی ہیں۔ اور ان سب طاقتوں کے استعمال کا ایک جامع نام "جہاد" رکھتا ہے۔ زبان و قلم کے زور سے لوگوں کے نقطۂ نظر کو بدلنا اور ان کے اندر ذہنی انقلاب پیدا کرنا بھی جہاد ہے **تلوار کے زور سے پرانے ظالمانہ نظام زندگی کو بدل دینا اور نیا عادلانہ نظام مرتب کرنا بھی جہاد ہے۔** اور اس راہ میں مال صرف کرنا اور جسم سے دوڑ دھوپ کرنا بھی جہاد ہے۔" رسالہ جہاد فی سبیل اللہ صفحہ ۱۰، ۹

"یہ مذہبی تبلیغ کرنے والے مبلغین و واعظین Preachers، مبشرین Missionaries کی جماعت نہیں ہے بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے لیکونوا شھداء علی الناس اور اس کا کام یہ ہے۔ کہ دنیا سے ظلم۔ فتنہ۔ فساد۔ طغیان اور ناجائز انتفاع کو **بزور مٹا دے** ارباب من دون اللہ کی خداوندی کو ختم کر دے۔ اور بدی کی جگہ نیکی قائم کرے۔ قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض و فساد کبیر۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔ لہٰذا اس پارٹی کے لئے حکومت کے اقتدار پر قبضہ کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔" (ص ۲۲، ۲۳)

"ان الفاظ میں قرآن نے صاف اور صریح فتویٰ دے دیا ہے۔ کہ اپنے اعتقاد Conviction میں کسی جماعت کے صادق ہونے کا واحد معیار یہی ہے۔ کہ وہ جس مسلک پر اعتقاد رکھتی ہو۔ اس کو حکمران بنانے کے لئے **جان و مال** سے جہاد کرے۔ اگر تم مسلک مخالف کی حکومت کو گوارا کرتے ہو۔ تو یہ اس بات کی قطعی دلیل ہے۔ کہ تم اپنے اعتقاد میں جھوٹے ہو۔ اور اس کا فطری نتیجہ یہی ہے۔ اور یہی ہو سکتا ہے۔ کہ آخر کار اسلام کے مسلک پر تمہارا نام نہاد عقیدہ بھی باقی نہ رہے گا۔" (ایضاً صفحہ ۲۵)

"مسلم پارٹی کے لئے اصلاح عمومی اور تحفظ خودی دونوں کی خاطر یہ ناگزیر ہے۔ کہ کسی ایک خطہ میں اسلامی نظام کی حکومت قائم کرنے پر اکتفا نہ کرے بلکہ جہاں تک اس کی قوتیں ساتھ دیں اس نظام کو تمام اطراف میں وسیع کرنے کی کوشش کرے۔ وہ ایک طرف اپنے افکار و نظریات کو دنیا میں پھیلائے گی۔ اور تمام ممالک کے باشندوں کو دعوت دے گی۔ کہ اس مسلک کو قبول کریں۔ جس میں ان کے لئے حقیقی فلاح مضمر ہے۔ **دوسری طرف اگر اس میں طاقت ہوگی۔ تو وہ لڑ کر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دے گی۔ اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے گی۔"** (ایضاً صفحہ ۲۸)

ان اقتباسات کی روشنی میں اب "کوثر" مودودی صاحب کے ترجمان کی اشاعت یکم اپریل ۵۱ء سے مندرجہ ذیل سوال اور اس کا جواب جو جناب امین احسن صاحب اصلاحی نے جو مودودی صاحب کے لیفٹیننٹ ہیں دیا ہے مطالعہ فرمایئے:-

"س۔ جب ہمارے عوام کی جہالت کا یہ عالم ہے۔ اور جب برسر اقتدار طبقہ الیکشن جیتنے کے فن میں یہاں تک ماہر ہے۔ جس کا مظاہرہ الیکشن کے دوران میں ہوا تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ حکومت بدلنے کے آئینی دروازے بند رہیں گے۔ پھر کیا آپ قیادت بدلنے کے لئے طاقت کا استعمال جائز سمجھتے ہیں؟

(ج) یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جسے واقعی کوئی اہمیت دی جا سکتی ہے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ موجودہ برسر اقتدار طبقہ واقعی دستوری انقلاب لانے کے دستوری دروازے بند کرنے کے درپے ہے۔ اس نے برسر اقتدار رہنے کے لئے ایسے ہتھکنڈے استعمال کئے ہیں۔ جن کو استعمال کرنے کی جسارت وہ انگریز بھی نہیں کر سکا تھا۔ جس کا یہ شاگرد رشید ہے۔ انگریز کو جب یہ معلوم ہو گیا۔ کہ اپنے اقتدار کو ہندوستان میں بحال رکھنے کی کوشش کرنا مسلح انقلاب کو دعوت دینا ہے۔ تو اس نے ہندوستان ایسے پیارے ملک کو چھوڑ دینا ہی مناسب سمجھا۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ کسی ملک میں انقلاب لانے کے دستوری راستے جب بند کر دیئے جاتے ہیں۔ تو لوگوں کا رجحان غیر دستوری راستوں کی طرف بڑھ جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جب جسم سے کوئی فاسد مادہ صحیح طریقے سے خارج نہیں ہوتا۔ تو وہ پھوڑے پھنسی۔ سرطان۔ ناسور وغیرہ کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔........

لیکن یہ موقع ایسا ہے۔ کہ ہمیں اپنی ذمہ داری سے بڑی احتیاط کے ساتھ عہدہ برآ ہونا چاہیئے۔ ہم عوام کو آئینی حدود میں رہتے ہوئے انقلاب برپا کرنے کی تربیت دے رہے ہیں۔ اور ہم ابھی مایوس نہیں ہوئے ہیں۔ ہماری کوشش یہی رہے گی۔ جمہوری طریقوں سے اس ملک میں انقلاب لائیں۔ ہمارا برسر اقتدار طبقہ کہنے کو تو کہتا ہے۔ کہ پاکستان بچہ ہے۔ مگر کارروائیاں بہت ہی خطرناک کرتا ہے۔

ہمارے ملک کے اندرونی بین المملکتی اور بین الاقوامی حالات کا تقاضا یہ ہے۔ کہ آئینی راستے پر چل کر ہی کام کیا جائے۔ ہماری جماعت اسی راستے پر چلے گی۔ اور لوگوں کو چلانے کی کوشش کرے گی۔ ہمیں یقین ہے۔ ان لوگوں کو شکست ہوگی۔ اور اصلاح پسند عناصر غالب آئیں گے۔ جہاں تک طاقت کے استعمال کا سوال ہے۔ اس کو میں نے اپنی کتاب "اطاعت کے حدود و شرائط" میں نہایت تفصیل کے ساتھ واضح کر دیا ہے۔ آپ اس کا مطالعہ کرنے کے بعد پوری طرح سمجھ لیں گے۔ کہ طاقت کا استعمال کرنے کی اجازت کب اور کن حالات میں دی ہے۔"

ان اقتباسات اور اس سوال و جواب سے جو نتیجہ نکل سکتا ہے۔ وہ صاف ہے۔ معمولی سمجھ کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ مودودی صاحب کی تعلیم میں اسلام کو کس طرح پیش کیا گیا ہے۔ اور ایسی تحریک کہاں جا کر منتج ہوگی۔ ایران میں "فدایان اسلام" کی کارگذاریاں بالکل تازہ مثال ہیں۔

ہم حکومت سے نہیں۔ عام مسلمانوں سے نہیں صرف مودودی صاحب کی جماعت کے ارکان اور ہمدردوں سے سوال کرتے ہیں۔ کہ کیا ایک ایسے ملک میں جس میں اکثر اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ نہیں۔ بلکہ جو ملک تمام کا تمام مسلمانوں کا ہے۔ ایسی سیاسی جماعت کھڑی کرنا جو اصولاً نہیں بلکہ جیسا کہ جناب امین احسن صاحب اصلاحی نے کہا ہے۔ محض مصالح وقتی کے ماتحت اس وقت طاقت کا استعمال نہیں کر رہی۔ اور اصولاً یہ اعتقاد رکھتی ہے۔ کہ اگر یہ مصالح نہ ہوں۔ تو طاقت استعمال کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ مودودی صاحب کے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ کے اقتباسات سے واضح ہوتا ہے اسلام میں جائز ہے؟ کیا ایسی تحریک اور خوارج کی تحریک میں کوئی فرق ہے؟ جناب امین احسن صاحب اصلاحی نے اپنی کتاب "اطاعت کے حدود و شرائط" کا حوالہ دیا ہے اس میں کچھ بھی لکھا ہو۔ تحریک کے بانی مودودی صاحب ہیں۔ اور مودودی صاحب کے نظریات ہم نے دیکھ لئے ہیں۔ (باقی)

تحریک چندہ خاص برائے تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ کی تاریخ کے وعدوں میں توسیع

چندہ خاص برائے تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ قادیان کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ر مارچ مقرر کی گئی تھی۔ مگر چونکہ متعدد جماعتوں کی طرف سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ وہ ابھی فہرستیں تیار کر رہی ہیں۔ لہٰذا جماعتوں کی سہولت کے لئے وعدوں کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کرتے ہوئے بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ تحریک چندہ خاص میں وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ر اپریل ہوگی۔ جن جماعتوں نے تا حال وعدے نہیں بھجوائے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ اس توسیع میعاد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اب بلا توقف وعدے مرکز میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔ نیز وصولی کے لئے بھی جلد از جلد کوشش کریں۔ تا تعمیر کے کام میں کمی آمد کی وجہ سے تاخیر نہ ہو۔

(ناظر بیت المال قادیان)

احمدی طلباء کے لئے ضروری اعلان

تمام احمدی طلباء کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بھوک ہڑتال۔ مظاہرے اور سٹرائیک کے متعلق جماعت کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ ان سے کلی طور پر اجتناب کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ یہ سراسر غیر اسلامی اور ناجائز ذرائع ہیں۔ جو اپنے مطالبات کو منوانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں جناب مرزا عزیز احمد صاحب کو علی گڑھ یونیورسٹی کے ایک سٹرائیک میں حصہ لینے پر جماعت سے خارج کر دیا تھا۔ اس لئے تمام احمدی طلباء کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ خود بھی ان مظاہروں سے بچتے رہیں۔ اور دوسروں کو بھی حتی الوسع باز رکھنے کی کوشش کریں۔

(جنرل سیکرٹری انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور)

جماعت احمدیہ اور احرار

از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب کوروول ضلع سیالکوٹ

"نادان مخالف خیال کرتا ہے۔ کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائیگی اور سلسلہ درہم برہم ہو جائیگا۔ مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے زمین کی طاقت نہیں کہ اسے محو کر سکے۔۔۔۔ ہر ایک مخالف کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اس سلسلہ کے نابود کرنے کے لئے کوشش کرے اور ناخنوں تک زور لگائے اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا۔ یا خدا؟ پس یقیناً سمجھو کہ صادق ضائع نہیں ہو سکتا وہ فرشتوں کی فوج کے اندر پھرتا ہے بد قسمت وہ جو اسکو شناخت نہ کرے"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۲۸)

تاریخ عالم کے اوراق ہمارے سامنے ہیں۔ دنیا میں ازل سے صداقت واخوت کے علمبردار۔ دنیا کے بھولے بھٹکے۔ پراگندہ منتشر۔ اور اپنے خدا سے روٹھے ہوئے۔ کج رو انسانوں کو شمع ہدایت دکھلانے کے لئے آتے رہے۔ مگر ہر بار اللہ تعالےٰ کے ان فرستادوں کے خلاف شیطان نے اپنا دام تزویر بچھایا۔ تا صداقت کے نورانی اور روشن چہرے کو اپنی مکروہ اور گندی تدبیروں سے دنیا کی نظر سے پوشیدہ کردے۔ مگر کبھی بھی تو نہیں دیکھا گیا۔ کہ دشمن حق اپنی ساری کوششوں اور ہتھکنڈوں کے باوجود حق کے نفوذ کو روک سکا ہو۔ حق آخر غالب آیا۔ اور خدا کے رسول ہمیشہ ہی فتحیاب ہوئے۔ دشمن کی ساری تدابیر باطل ہوئیں۔ اس کا ہر حربہ ناکام رہا۔ اس کی تمنائیں حسرتیں بنیں۔ اور آخر خدا کا نام بلند ہوا اور اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ سعید روحوں کی تشنگی۔ آبِ سماوی سے بجھاتا رہا۔ کیونکہ یہی اس کا ازلی وابدی فیصلہ ہے۔

کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی یعنی یہ ایک فیصلہ شدہ بات ہے جس کی تکذیب تم کبھی نہ پاؤ گے کہ میں اور میرے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔

کرۂ ارضی پر یہ نظارہ مختلف زمانوں میں نظر آیا۔ کبھی حضرت نوحؑ کے ذریعہ اور کبھی حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ۔ کبھی حضرت موسےٰؑ کے ذریعہ اور کبھی سید الانبیاء آنحضرت صلعم کے ذریعہ۔ مخالف ہزار ناکام رہا۔ اور خدا کے حبیبؐ ہمیشہ کامران وکامگار ہوئے۔ مگر آدم کا پہلا اور سب سے بڑا دشمن ہمیشہ ہر روپ بدل کر حق کے استیلا اور غلبہ کے رستہ میں روک بننے کی کوشش کرتا رہا۔

آج پھر تاریخ اپنے کو دہرا رہی ہے۔ تلک الایام نداولھا بین الناس۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ دنیا میں سید الانبیاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک حقیقی جانشین۔ اپنے پیارے مسیح موعود کو دنیا کی ہدایت اور تجدید دین کے لئے مبعوث کیا۔ تا خدا تعالےٰ کا نام پھر دنیا میں بلند ہو۔ تا اس کی توحید پھر اکناف عالم میں پھیلے۔ تا حقیقی اور حتمی ذریعہ نجات جو صرف اسلام میں ہے۔ دنیا کے ہر کونہ میں اشاعت پا سکے۔ مگر صد حیف۔ شیطانی طاقتیں پھر اس نور کے مٹانے کے لئے کھڑی ہوگئیں تا وہ پیغام آسمانی دنیا کے کانوں تک نہ پہنچ سکے۔ جو دنیا کے لئے حقیقی زندگی ہے۔ خدا کا وہ فرستادہ آیا اور دنیا سے چلا گیا۔ مخالف اس کا بال بھی بیکا نہ کرسکے وہ اکیلا تھا۔ اکیلا آیا۔ اور ہزاروں پروانوں کی فعال اور زندہ جماعت اپنے بعد چھوڑ گیا۔ جو آج پہلے سے کئی گنا زیادہ ہے۔ دشمنوں کے تیر لوٹ کر انہیں پر پڑے ان کی کوششیں بے سود ثابت ہوئیں۔ ان کی کوششیں کبھی بھی مقبول نہ ہوئیں۔ اللہ تعالےٰ ان کا کبھی بھی حامی وناصر نہ ہوا۔ اور آخر خدا تعالےٰ کا وہ نام پھیلتا ہی چلا گیا۔ اور پھیلتا چلا جائے گا۔

کون نہیں جانتا کہ مجلس احرار نے اپنی پوری طاقت سے خدا تعالےٰ کی اس قائم کردہ جماعت کو مٹانے کی کوشش کی۔ کون سی کمینہ اور رذیل سے رذیل تر حرکت ہے جو اس ٹولی نے روا نہ رکھی ہو۔ جھوٹ کو شیر مادر نہ سمجھا ہو۔ تمسخر استہزا ان کی فطرت ثانیہ بن چکا ہے۔ شریفوں کی پگڑیاں اچھالنا ان کا بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ امت مسلمہ کا ذہنی مذاق بگاڑنے کا سہرا انہیں کے سر بندھتا ہے۔ مگر کیا احرار اپنے بلند بانگ دعووں کے باوجود جماعت احمدیہ کو مٹا سکے؟ کیا ان کی کوششیں بارور ہوئیں۔ کیا ان کی سٹیجوں پر زہر افشانیاں کچھ نتیجہ پیدا کرسکیں؟ ایک دنیا جانتی ہے کہ ان کی کوششیں نامراد ہی بن کر انہی پر لوٹتی ہیں۔ اور احمدیت ہر آنے والے دن پہلے دن سے کہیں شان وشوکت میں بڑھی ہوتی ہے اور کل یوم ھو فی شان۔ کا نظارہ ہمیں روز نظر آرہا ہے۔ اور اس کا اعتراف دنیا کے کونے کونے سے ہو رہا ہے اور جس کا ثبوت عملی زندگی سے مل رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اسلام کی حقیقی محبت میں سرشار ہے۔ یہی اسکی زندگی کا مقصد ہے۔ اور یہی ہمارے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد تھا جیسا کہ حضور انور نے خود فرمایا ہے

جانم فدا شود برہ دین مصطفےٰ
ایں است کام دل اگر آید میسرم

جماعت احمدیہ اسی مقصد کے حصول کے لئے اپنے جان ومال کی بازی لگا چکی ہے۔ خود اغیار اسکے معترف ہیں۔ ہمارا مقصد کتنا بلند ہے کتنا پاکیزہ ہے۔ اور جماعت احمدیہ میں کس قدر اشاعتی تڑپ ہے جس کا خود احرار کے مفکر اعظم چوہدری افضل حق صاحب جو سلسلہ کے مشہور ومعروف معاندین کو بھی اعتراف ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

"مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا اور ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کرکے اسلام کی نشر واشاعت کے لئے بڑھا۔

. . . .

. . . . اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے بلکہ دنیا کی اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔

(فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں)

پھر آریہ اخبار تیج اپنی ۲۵ جولائی ۱۹۲۷ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

"تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس اور تبلیغ کا کام کرنے والی طاقت صرف احمدیہ جماعت ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم سب سے زیادہ اسکی طرف سے غافل ہیں۔ . . . . بلا مبالغہ احمدیہ تحریک۔ ایک خوفناک آتش فشاں پہاڑ ہے۔ جو بظاہر اتنا خوفناک معلوم نہیں ہوتا۔ مگر اسکے اندر ایک ایسا لاوا ابل رہا ہے۔ جس سے بچنے کی کوشش نہ کی گئی۔ تو کسی وقت موقع پاکر ہمیں بالکل جھلس دے گی"۔

پچ کریمر امریکن مشنری لکھتا ہے:۔

"مسلمانوں میں صرف یہی جماعت ہے جس کا واحد مقصد تبلیغ اسلام ہے۔ اگرچہ ان کی طرز تبلیغ میں کسی قدر سختی پائی جاتی ہے تاہم ان لوگوں میں قربانی کی روح اور تبلیغ اسلام کا جوش اور اسلام کے لئے سچی محبت کو دیکھ کر بے اختیار تعریف نکلتی ہے۔ وہاں کے لوگ اسلامی جوش اور اسلام کی آئندہ کامیابی کی امیدوں سے سرشار ہیں"

(مسلم ورلڈ اپریل ۱۹۳۱ء)

جہاں ایک طرف جماعت احمدیہ اشاعت اسلام کے کام کو اپنا نصب العین قرار دیتے ہوئے اسکے لئے دنیا کی ہر طاغوتی طاقت سے ٹکرا رہی ہے۔ وہاں وہ عام مسلمانوں کی فلاح وبہبودی اور ان کے مشترکہ مفاد سے بھی کبھی غافل نہیں ہوئی۔ اور ہمیشہ باوجود اس امر کے کہ ہم سے ہمارے بعض بھائیوں نے ہمیشہ بے وفائی کی۔ ہم نے ہمیشہ وفا کی۔ ان کی مشکلات میں ہمیشہ اس جماعت نے ان کی رہنمائی کی۔ نہ صرف رہنمائی بلکہ اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق پوری سعی کی۔ اور مسلمانوں کی خدمت سے کبھی منہ نہ موڑا۔ ان کو ہمیشہ اتحاد کی تلقین کی۔ اور ہر آڑے وقت میں ان کا ساتھ دیا۔ اور یہ احرار ہمیشہ ہی مسلمانوں کے مفاد سے غداری کرتے رہے۔ مسلمانوں کے سینے پر یہ پیناسور ہمیشہ ہی رستا رہا۔ یہ مسلمانوں کے لئے کبھی بھی میٹھی چھری سے کم ثابت نہ ہوئے۔ اور انہوں نے کوئی موقع مسلمانوں کے لئے جانے نہ دیا۔ کہ جب یہ ان سے غداری کر سکتے ہوں اور بے وفائی کر سکتے ہوں اور نہ کی ہو۔ مگر افسوس۔ یہ لوگ ان سب باتوں کو بھلا دینا چاہتے ہیں۔ ایک منصف مورخ اپنی تاریخ لکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کی قومی وملی خدمات لکھتے ہوئے انہیں ایک امتیازی حیثیت دینے پر مجبور ہوگا۔ اور یہی خدمات انشاء اللہ آنے والوں کے لئے زیب داستان اور مشعل راہ ہوں گی۔ رئیس الاحرار مولانا محمد علی صاحب مرحوم جو ایک بڑے قومی اور ملی غمخوار رہتے فرماتے ہیں:۔

"ناشکر گزاری ہوگی۔ اگر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں۔ جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کیلئے وقف کردی ہیں۔ یہ حضرات اسی وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاسیات میں حصہ لے رہے ہیں۔ تو دوسری طرف تبلیغ اور مسلمانوں کی تنظیم اور تجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں اور وہ وقت دور نہیں۔ جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سواد اعظم کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھکر خدمت اسلام کے بلند بانگ دور باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعل راہ ثابت ہوگا۔"

(اخبار ہمدرد دہلی ۲۲ دسمبر ۱۹۲۷ء)

(باقی)

درخواست دعا:۔ میری اہلیہ بہت دیر سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب پہلے سے افاقہ ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (سردار محمد لاہور)

میری والدہ مرحومہ

(از جناب خانصاحب منشی برکت علی صاحب سابق جوائنٹ ناظر بیت المال)

والدہ مرحومہ تقریباً ۳۵ سال ہوئے کہ ۱۹۱۵ء میں فوت ہوئی تھیں۔ چونکہ پہلے کسی اخبار وغیرہ میں ان کے حالات زندگی نہیں چھپے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ مختصر طور پر بعض ضروری کوائف چھپوائے جائیں تاکہ ریکارڈ رہے۔ کیونکہ وہ صحابیہ تھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ اور صحابیہ کے حالات کو ایک جگہ جمع کرنے اور ان کا ریکارڈ رکھنے کا انتظام مرکز کی طرف سے بھی ہو رہا ہے۔

مرحومہ کا نام صاحب جان تھا۔ وہ صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ ستمبر ۱۹۱۵ء میں شملہ میں وفات پائی۔ جنازہ قادیان لے جایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ پڑھایا اور وہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔

میرے والد صاحب میرے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے اور میں نے انہیں نہیں دیکھا۔ میں نے ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور میری والدہ مرحومہ بھی جلد ہی میری بیعت کے بعد سلسلہ میں داخل ہو گئیں۔ انہوں نے شروع میں محض اس وجہ سے بیعت کی کہ میرا لڑکا نیک ہے اس لئے جس شخص کی اس نے بیعت کی ہے وہ بھی ضرور نیک اور سچا ہی ہوگا۔ کیونکہ وہ پڑھی لکھی نہ تھیں اور نہ زیادہ استدلال کر سکتی تھیں۔ لیکن حقیقتاً دیکھا جائے کہ جس دلیل کو سامنے رکھ کر انہوں نے بیعت کی وہ بھی بذات خود ایک بڑی دلیل ہے چنانچہ دلائل کے بعد اللہ تعالےٰ نے ان کو اور دلائل بھی سلسلہ کی صداقت کے سمجھا دیئے۔

اس کے کچھ عرصہ کے بعد حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ جو غالباً مسجد نور اور نور ہسپتال کے لئے چندہ جمع کر رہے تھے۔ شملہ پہنچے تو مرحومہ نے وصیت کر دی اور اسی وقت حضرت میر صاحب کی خدمت میں حصہ وصیت پیش کر دیا۔ چنانچہ جب ستمبر ۱۹۱۵ء میں شملہ میں فوت ہوئیں تو میں ان کا جنازہ قادیان لے گیا۔

ان کے جنازہ کے متعلق یہ عجیب بات ہے کہ وفات سے پہلے جب وہ اپنے وطن (جالندھر) میں بیمار ہوئیں تو مجھے خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ مرض الموت ہو اور وہ وہیں فوت ہو جائیں تو ان کا جنازہ قادیان لے جانا میرے لئے مشکل ہوگا کیونکہ غیر احمدی خویش و اقرباء مزاحم ہوں گے اس لئے میں نے روزانہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھنا شروع کر دیا کہ حضور دعا فرمائیں کہ اگر انکی موت مقدر ہے تو وہ شملہ آ جائیں اور وہیں فوت ہوں تاکہ میں آسانی کے ساتھ جنازہ قادیان پہنچا سکوں۔ چنانچہ حضور کی یہ دعا قبول ہوئی۔ میں انہیں بیماری کی حالت میں ہی شملے لے گیا وہاں پہنچ کر وہ فوت ہو گئیں اور میں جنازہ آسانی کے ساتھ قادیان لے جا سکا۔ میں نے شملہ سے اپنے خویش و اقارب کو تار دیا کہ میں جنازہ قادیان لے جا رہا ہوں۔ چنانچہ جالندھر سٹیشن پر دو چار گھنٹہ کے لئے جنازہ ٹھہرایا گیا اور سب نے وہاں آکر مرحومہ کا چہرہ دیکھ لیا۔ لڑکے اور داماد جو جا سکتے تھے وہ جنازہ کے ساتھ ہو گئے اور جنازہ پڑھنے میں شریک ہو گئے۔

مرحومہ قریباً ۴۰ سال کی عمر میں بیوہ ہو گئیں (قریباً ۴۲ سال بیوہ رہیں اور ۸۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔ وہ سنایا کرتی تھیں کہ خاوند کے مرنے پر میں نے یہ عہد کر لیا کہ ساری عمر صوم وصلوٰۃ کی پابند رہوں گی۔ خود محنت کر کے بھی اولاد کی پرورش کروں گی۔ کیونکہ میرے خاوند تین لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑ کر فوت ہوئے تھے جن میں سب سے بڑی لڑکی قریباً ۱۷ سال کی شادی شدہ تھی اور میں سب سے چھوٹا اس وقت اڑھائی تین سال کا تھا۔ خاوند کے مرنے پر مرحومہ نے انکے ملنے والوں کو کہہ دیا کہ اب کسی کا میرے ساتھ تعلق نہیں جو ان کی زندگی میں تھا۔ اب میرے پاس سوائے ضروری کام کے کوئی نہ آئے۔ اس عہد کے مطابق انہوں نے اپنی ساری عمر گذار دی اور سوائے حقیقی عذر کے کبھی نماز روزہ ترک نہ کیا گھر کا سب کام کھانا پکانے کا خود کرتی تھیں سب سے پہلے منہ اندھیرے چکی پیستی تھیں۔ کیونکہ ان دنوں مشینوں کا رواج نہ تھا۔ محلّہ کے کنوئیں سے پانی لاتیں۔ اور بچوں کے اٹھنے سے پہلے نماز سے فارغ ہو جاتیں۔ ساری عمر سب کام اپنے ہاتھ سے کرتی رہیں۔ حتیٰ کہ پچھلی عمر میں اگر جب لوگوں کے تمدن میں تغیر آ گیا تو چکی پیسنا وغیرہ کام ترک کر دیا۔ ان دنوں برادری کے لوگ تقریباً ایک ہی حیثیت کے ہوتے تھے اور میل ملاپ رکھتے تھے۔ ان کے خانگی کاروبار میں خدا نے اس قدر برکت دی کہ خود ہی سنایا کرتی تھیں کہ میں نے آہستہ آہستہ کر کے ۹۰۰/ روپیہ جمع کیا اور اپنے خاوند سے کہا کہ اب ہم مکان پختہ بنا لیں۔ وہ حیران ہوئے کیونکہ ان کو توپتہ نہ تھا کہ میرے پاس اس قدر روپیہ جمع ہے۔ میں نے کہا آپ شروع تو کریں اللہ تعالےٰ برکت دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ایسی برکت دی کہ اس کی مدد سے ہمارا ایک مکان تیار ہو گیا۔

قادیان جانے کا شوق رہتا تھا۔ ایک دفعہ میرے ساتھ قادیان گئیں۔ اس وقت میری بیوی اور لڑکی ساتھ تھیں۔ ہم قریباً بارہ تیرہ روز قادیان رہے۔ قریباً روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اندرون خانہ میں جاتی تھیں اور کئی باتیں حضور کی مجھے سنایا کرتی تھیں۔ افسوس ہے کہ ان کی میں نے کوئی یادداشت نہ رکھی۔ کیونکہ اس وقت مجھے یہ خیال ہی نہ آیا تھا کہ بعد کے زمانہ میں ان کی بڑی قدر ہوگی اور سوائے اس کے کچھ یاد نہ رہا کہ حضور گھر میں عموماً لکھنے پڑھنے میں مشغول رہتے تھے۔

صاحبزادہ مبارک احمد صاحب اس وقت غالباً پانچ چھ سال کے تھے اور حضور کے آگے پیچھے کھیلتے رہتے تھے۔ میری لڑکی بھی ان کے ساتھ کھیلتی رہتی تھی کبھی حضرت اقدس علیہ السلام میری لڑکی کو بھی گود میں اٹھا لیتے تھے۔

گرمیوں کے دنوں میں عموماً والدہ میرے پاس شملہ میں آ جاتی تھیں۔ مجالس کا شوق تھا۔ ایک دفعہ پچھلی عمر میں جب حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ وہاں گئے ہوئے تھے تو جماعت نے مستورات کے لئے بھی ایک وعظ کا انتظام کیا مرحومہ اس وقت اچھی طرح چل پھر نہ سکتی تھیں۔ اس لئے ڈولی میں بیٹھ کر گئیں۔ دل کی مخیر تھیں۔ مگر زیادہ شوق مسجدوں وغیرہ کی امداد کا تھا۔ حج کا شوق رکھتی تھیں مگر جانے کا انتظام نہ ہو سکا۔ اور مجھے کچھ خرچ دے دیا اور کہا کہ جب تم کبھی حج کو جاؤ تو میری طرف سے بھی حج کرا دینا۔ چنانچہ ایک عرصہ کے بعد جب میں ۱۹۴۱ء میں حج کو گیا۔ تو ان کی طرف سے بھی حج بدل کرا دیا۔

پچھلی عمر میں موتیا کی وجہ سے نظر میں نقص آ گیا تھا جن دنوں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ امرتسر میں تعینات تھے تو مرحومہ ان کے توسط سے وہاں کے انگریز سول سرجن سے آنکھیں بنوائیں۔ یہ انگریز سول سرجن خاص طور پر آنکھوں کے بنانے میں ماہر و مشہور تھا جو فیس بھی اس وجہ سے خاص لیتا تھا حضرت میر صاحب نے ایک تو فیس ہم سے تھوڑی سی دلوائی اور اس کے علاوہ والدہ مرحومہ کو بجائے ہسپتال میں داخل کرانے کے اپنے گھر میں رکھا۔ ہم وہاں دو تین ہفتے رہے۔ اس عرصہ میں حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ نے خود بڑی احتیاط سے دیکھ بھال کی۔ اس کے علاوہ ان کی بڑی اہلیہ محترمہ نے بھی بڑی خاطر مدارت کی۔ گو میں نے والدہ مرحومہ سے پہلے بیعت کی تاہم ان کے بیعت کرنے کی وجہ سے مجھے گھر میں اور محلہ میں تعصّب وغیرہ کی وجہ سے کوئی خاص تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ والدہ مرحومہ کا طرز زندگی اور اپنوں اور دوسروں کے ساتھ برتاؤ کچھ اس قسم کا اعلیٰ اور پسندیدہ تھا کہ سب ان کی عزت کرتے تھے۔

کبھی کبھی یہ بھی سنایا کرتی تھیں کہ میں سکھوں کے راج میں قریباً ۱۲ سال کی تھی۔ ان کے زمانہ میں غیر مذاہب والوں اور خصوصاً مسلمانوں کو کسی قسم کی آزادی حاصل نہ تھی حتیٰ کہ وہ مسجدوں میں اونچی آواز سے اذان بھی نہیں دے سکتے تھے۔ ان کا کوئی فوجی دستہ یا چند سپاہی کسی گاؤں کے پاس سے گذرتے اور باہر ڈیرہ ڈال دیتے تو گاؤں میں آکر لوگوں کے گھروں سے چارپائیاں یا کسی قسم کی اور ضروری اشیاء اٹھا لے جاتے اور جاتے ہوئے وہیں چھوڑ جاتے اور بعض چیزیں ساتھ لے جاتے تو کسی کو مزاحمت کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ کبھی کبھی گھر کے چھوٹے بچے روتے پیٹتے اور بعض چیزوں کے ساتھ چمٹ جاتے کہ ہماری چیز نہ لے جاؤ تو ان کو جھڑک دیتے۔

آخری دنوں کا واقعہ ہے کہ جب سکھوں کی انگریزوں کے ساتھ لڑائی ہوئی تو ہم نے نور محل (ضلع جالندھر) میں دیکھا (شادی سے پہلے اپنے والدین کے ساتھ نور محل میں رہتی تھیں) کہ سکھوں کے سپاہی بھاگے جا رہے تھے۔ کیس (سر کے بال) کھلے ہوئے ہیں اور بدن سے خون جاری ہے۔ ان کے پیچھے انگریزی فوج کا دستہ آیا۔ ان کے ساتھ تلنگے تھے۔ کچھ اونٹ تھے اور دیسی سپاہی بھی تھے قصبہ کے لوگ اپنے گھر کی چھتوں پر چڑھ کر دیکھ رہے تھے اور یہ دیسی سپاہی ہاتھ اٹھا کر انہیں کہتے جاتے تھے کہ خوش ہو کہ اب انگریزوں کا راج آ گیا ہے سکھ پاؤ گے۔ چنانچہ بعد میں ہم نے دیکھا کہ انگریزوں کے راج میں لوگوں کو بہت آزادی ہو گئی۔

اعلان نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ فروری ۱۹۵۱ء ربوہ میں غلام محمود صاحب ایم۔ ایس سی ابن سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم حیدرآباد دکن کا نکاح زکیہ پروین صاحبہ بی اے دختر ملک محمد اسمٰعیل صاحب ڈائرکٹر ٹریژری سروس حکومت بہار بعوض حق مہر سات ہزار روپیہ پر پڑھا۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین

کیا فرماتے ہیں علمائے دین

ان حضرات کے بارے میں جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں امکان نبوت کے قائل ہیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا مذہب

بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم خود بنفس نفیس آیت خاتم النبیین کے نزول کے پانچ سال بعد اپنے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم کی وفات پر فرماتے ہیں۔ لوعاش ابراھیم لکان صدیقانبیا۔ (ابن ماجہ جلد ا صـ۲۳۷ مطبوعہ مصر) کہ اگر (میرا بیٹا) ابراہیم زندہ رہتا۔ تو ضرور صدیق نبی ہوتا۔ اس حدیث کے متعلق شہاب علی البیضاوی جلد ۷ صـ۱۷۵ میں لکھا ہے۔ اما صحۃ الحدیث فلا شبھۃ فیھا لانہ رواہ ابن ماجۃ وغیرہ۔ کہ اس حدیث کی صحت میں کوئی شبہ نہیں۔ کیونکہ اسے ابن ماجہ کے علاوہ اور محدثین نے بھی بیان کیا ہے۔

نوٹ:۔ اگر آپ کے بعد نبوت بند ہوتی۔ تو آپ کو فرمانا چاہیئے تھا۔ کہ چونکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ لہٰذا اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ بھی رہتا۔ تو باوجود استحقاق کے نبی نہ بنتا۔ مگر حضورؐ نے اس کے الٹ فرمایا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا فرمان

آپؓ فرماتی ہیں۔ قولوا انہٗ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لانبی بعدہٗ (درمنثور جلد ۵ صـ۲۰۴ و تکملہ مجمع البحار صـ۸۵) کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو خاتم النبیین تو بے شک کہو۔ لیکن یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس قول سے ظاہر ہے۔ کہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں نبی آسکتا ہے۔

سلف صالحین کیا سمجھے؟

شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳ پر فرماتے ہیں:۔ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت (الحدیث) یعنی نبوت اور رسالت کے ختم ہونے کے معنے یہ ہیں۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو آپ کی شریعت کے خلاف ہو۔ بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی بلکہ جب بھی ہوگا۔ میری شریعت کے ماتحت ہوگا۔

(۲) حنفی فرقہ کے مشہور امام حضرت ملا علی قاری اپنی کتاب موضوعات کبیر کے صـ۵۹ میں فرماتے ہیں۔ کہ اگر رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیمؑ اور حضورؐ کے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضؓ کو مقام نبوت عطا کیا جاتا۔ تو وہ دونوں آپ کے پیرو ہوتے۔ اور ان کا نبی بن جانا آپؐ کی ختم نبوت کے خلاف نہ ہوتا۔ فلا یناقض قولہ خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یاتی بعدہٗ نبی ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ۔ کیونکہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں۔ کہ آپؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو آپ کی امت سے نہ ہو۔ اور آپ کی ملت اور شریعت کو منسوخ کرے۔

نوٹ:۔ اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ جو نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا متبع اور امتی ہو۔ وہ امت محمدیہ میں آسکتا ہے۔ اور اس کا آنا خاتم النبیینؐ کے مفہوم کے خلاف نہیں۔

(۳) حضرت علامہ محمدؐ قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند اپنی کتاب "تحذیر الناس" کے صفحہ ۳ پر فرماتے ہیں:۔

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپؐ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے۔ اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔"

نوٹ:۔ اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی قرار دینا اہل فہم کے نزدیک درست نہیں۔

(۴) مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی فرماتے ہیں:۔

"بعد آنحضرت صلعم کے یا زمانے میں آنحضرت صلعم کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں۔ بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔" (رسالہ دافع الوسواس صـ۱۲)

نوٹ:۔ یہ حوالہ بتاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آسکتا۔

(۵) حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

(الف) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک فخر دیا گیا ہے۔ کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں۔ کہ ایک تو کمالات نبوت ان پر ختم ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں۔ اور نہ کوئی ایسا نبی ہے۔ جو ان کی نبوت سے باہر ہو۔ بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے۔ وہ انہی کے فیض اور انہی کی وساطت سے ملتا ہے۔ اور وہ امتی کہلاتا ہے۔ نہ کوئی مستقل نبی۔" (تتمہ چشمہ معرفت صـ۹)

(ب) اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے نہ ہوتا۔ اور آپ کی پیروی نہ کرتا۔ تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے۔ تو پھر ۴ بھی میں کبھی شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔" (تجلیات الٰہیہ صـ۲۵)

حفظان صحت

سمن مفرط۔ موٹاپا۔ اوبیسٹی۔

از ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی دارالسلام منزل بیرون دہلی دروازہ لاہور

سمن مفرط بدن کی اس حالت کا نام ہے۔ جب جسم میں چربی کی مقدار بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور بدن بھاری بھر کم ہو جاتا ہے۔

اسباب:۔ بعض اقوام میں موٹے ہو جانے کی استعداد زیادہ ہوتی ہے۔ مثلاً ڈچ۔ جنوبی جرمنی کے باشندے جنوبی اطالیہ کے لوگ۔ جزیرہ مالٹا۔ ہندوستان اور لنکا کے باشندے۔ ملک افریقہ کی بعض اقوام اور یہودیوں میں یہ استعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ بعض خاندانوں کے افراد بہت زیادہ موٹے ہوتے ہیں۔ موٹاپے کا مرض عمر کے ہر حصے میں پایا جاتا ہے۔ لیکن کم عمر بچوں۔ جوانوں اور ۴۰ سال سے زائد عمر کے مردوں اور عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ [illegible] [illegible] یہ بھی یاد رہے۔ کہ عورتیں مردوں کی نسبت اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔ غرض جب آدمی ضرورت سے زیادہ کھاتا ہے۔ اور ضرورت سے زیادہ آرام کرتا ہے۔ تو وہ موٹا ہو جاتا ہے۔ موٹے آدمی کو بھوک بھی زیادہ لگتی ہے۔ اور چونکہ ایسا آدمی بدنی ضرورت سے بہت زیادہ کھاتا ہے۔ اور ورزش کم کرتا ہے۔ اس لئے جسم میں چربی کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔

غدہ درقیہ (تھائی رائیڈ گلینڈ) کے افعال اور افرازات بھی بدن کے موٹاپے اور دبلاپن پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر غدہ درقیہ کا فعل کسی وجہ سے زیادہ ہو۔ تو بدن دبلا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے فعل کی کمی سے موٹاپا عارض ہو جاتا ہے۔ اسی طرح غدہ نخامیہ (پیچوٹری گلینڈ) کا موخر حصہ اگر کسی رسولی کی وجہ سے ماؤف ہو۔ تو بھی مریض موٹا ہونے لگتا ہے۔ کلدہ گردہ کی رسولیاں بھی سمن مفرط پیدا کرتی ہیں۔

. . . .

سمن مفرط میں جلد کے نیچے انتڑیوں کے گرد قلب اور [illegible] پر چربی جمع ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ غیر طبعی چربی کی زیادتی کی وجہ سے مریض کی شکل و صورت مسخ ہو جاتی ہے۔ اور اس میں چستی اور پھرتی نام کو نہیں رہتی۔ بعض مریضوں کے جسم کا بوجھ اس قدر بڑھ جاتا ہے۔ کہ ان کے لئے چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے مریضوں کے قلب کا فعل درست نہیں رہتا۔ اور تھوڑی مشقت سے ان کا دم پھولنے لگتا ہے۔ بعض مریضوں کو نزلہ دائم عارض ہو جاتا ہے۔ اور ان کا رنگ پھیکا اور جلد سرد رہتی ہے۔ بعض موٹے آدمیوں کی رانوں پر اگزیما ہو جاتا ہے۔ کیونکہ موٹاپے کی وجہ سے ان کی رانیں آپس میں رگڑ کھاتی رہتی ہیں۔

سمن مفرط کی وجہ سے مریض کا ہضم خراب اور سینہ جلتا رہتا ہے۔ بدن کی شرائین میں تصلب پیدا ہو جاتا ہے۔ قلب کے عضلات میں نقص آجاتا ہے۔ اور اسکی دیواریں پتلی پڑ جاتی ہیں۔ گردوں اور جگر پر چربی بڑھ جاتی ہے۔ وجع القلب کے دورے ہونے لگتے ہیں۔ خون کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔ (ہائی بلڈ پریشر) پتے میں پتھریاں اور جگر میں صلابت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے مریضوں میں ذیابیطس کا مرض بھی زیادہ پایا جاتا ہے۔ موٹے آدمیوں میں امراض کے خلاف قوت مدافعت بہت کم ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ حملہ مرض کو بہت جلد قبول کر لیتے ہیں۔ اور ان پر نقرس زکام۔ انفلوانزا۔ نمونیا۔ پلورسیی وغیرہ امراض کا حملہ جلد ہو جاتا ہے۔

غرض جوں جوں انسان زیادہ موٹا اور بھاری بھر کم ہوتا جاتا ہے۔ توں توں اسکی زندگی کی توقعات بھی کم ہوتی جاتی ہیں۔ ایسے مریض عموماً ناگہانی طور پر ہارٹ فیل کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ الغرض سمن مفرط کوئی ایسی چیز نہیں جو صحت کے لئے مفید ہو۔ بلکہ اس سے بدن بعدا اور صحت خراب ہو جاتی ہے۔

تدابیر علاج:۔ سمن مفرط کے مریضوں کو لازم ہے۔ کہ وہ چینی نشاستہ دار اغذیہ مٹھائیاں شیرینی۔ چاول روغن زرد مکھن اور بالائی کا استعمال بہت کم کریں۔ سادہ غذا کھائیں۔ سبز۔ ترکاریاں میں چقندر۔ گوبھی اور پالک زیادہ استعمال کریں۔ پھلوں میں مالٹا۔ سنگترہ۔ انگور۔ فالسہ۔ منقہ استعمال کریں۔ ورزش اور پیدل سیر کو اپنا معمول بنائیں۔ ہفتہ میں ایک روز فاقہ کیا کریں۔ اور اس دن صرف چائے یا کافی پر اکتفا کریں۔ اس تدبیر سے جب چار یا پانچ پونڈ وزن کم ہو جائے۔ تو پھر ہفتہ میں ایک دن فاقہ کریں۔ اور ایک دن صرف پھلوں پر گذارہ کریں۔ اور دوسری کوئی غذا نہ کھائیں۔ یہ دن فاقہ کے دن سے زیادہ آسانی کے ساتھ کاٹا جاتا ہے۔ اور مریض کو زیادہ گھبراہٹ اور پریشانی بھی نہیں ہوتی۔ بھوک کا ہو کا بھی کم ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ ان تدابیر سے عموماً بگڑی ہوئی صحت درست اور سمن مفرط دور ہو جاتا ہے۔

دوا (۱) اے پنساو ہٹر (۲) کروشن سالٹ (۳) ایکسٹریکٹ تھائیرائڈ ½ سے اگرین روزانہ (۴) بینز ڈرین۔ (۵) ہی تھائیرین کا استعمال بہت مفید ہے۔ موخر الذکر تینوں دواؤں کو ڈاکٹر کے مشورے سے استعمال کرنا چاہیئے۔

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

نمبر جماعت	نام جماعت	عہدہ	نام عہدیداران و پتہ
۲۳۶	پراونشل انجمن احمدیہ سرحد	جنرل سیکرٹری	محمد الطاف صاحب ہیڈ کلرک سنٹرل سرکل پشاور
		سیکرٹری مال و جائیداد	مرزا عبد المجید صاحب پشاور
		" تعلیم و تربیت	
		" تالیف و تصنیف	قاضی محمد یوسف صاحب ہوتی مردان
		" وصایا	حکیم مرغوب اللہ صاحب
		" تبلیغ	صاحب محمد طیب صاحب سرائے نورنگ
		" امور خارجہ	مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ
		" " عامہ	محمد علی خان صاحب درانی وکیل چارسدہ
		" ضیافت و امین	شمس الدین خان صاحب پشاور
		آڈیٹر	قاضی عبد المالک صاحب پشاور
۲۳۷	میانوالی	پریذیڈنٹ	قریشی محمد شفیع صاحب ریٹائرڈ اوورسیر
		جنرل سیکرٹری	چوہدری شمشیر علی صاحب
		سیکرٹری مال	پیر شریف احمد صاحب
۲۳۸	عارف والہ ضلع منٹگمری	پریذیڈنٹ	سید سردار حسین شاہ صاحب
		سیکرٹری مال	ماسٹر چراغ دین صاحب

اعلانِ نکاح

ربوہ ۲۶ مارچ ۱۹۵۱ء کو بعد نماز ظہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیز خواجہ محمد عبد اللہ صاحب ابن خواجہ عبد الرحمٰن صاحب میر مرحوم سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کا نکاح رشیدہ بیگم بنت شیخ محمد صدیق صاحب کلکتہ والے سے بعوض تین ہزار روپے حق مہر کا اعلان فرمایا۔ صحابہ کرام درویشان قادیان اور دیگر تمام احباب دعا فرمائیں کہ اللہ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور موجب خوشی بنائے۔

(منور کاشمیری رتن باغ لاہور)

پاکستان کے بجٹ کی نمایاں خصوصیات

(۱) دفاع کے لئے جو آپ کی حکومت کا اولین فرض ہے۔ کافی گنجائش رکھی گئی ہے۔

(۲) ملک کی ترقی پر خاص طور سے توجہ دی گئی ہے اور اس مقصد کے لئے بجٹ میں اور خاص فنڈ میں بڑی رقوم کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

(۳) تعلیم اور صحت عامہ کے سلسلہ میں قومی تعمیر کی سرگرمیوں میں عام بجٹ اور اس مقصد کے لئے قائم کئے ہوئے مخصوص فنڈوں کے ذریعہ کافی اضافہ کیا جائے گا۔

(۴) صوبوں کو ان کی معاشرتی سرگرمیوں میں مدد دینے کثیر امدادی رقوم دی گئی ہیں۔

(۵) کسٹم بکری ٹیکس اور انکم ٹیکس میں مراعات کے ذریعہ صنعت کی ہمت افزائی کی جائے گی۔

(۶) مخصوص امدادی رقوم کے ذریعہ مہاجرین کی بحالی کے کام کو تیزی سے انجام دیا جائے گا۔

اس بجٹ سے واضح ہو گیا ہے کہ مالی اور اقتصادی میدان میں سال رواں میں قطعی طور پر ترقی ہوئی ہے۔ اور آئندہ سال کے آثار بھی ایسے ہی امید افزا ہیں۔ پاکستان کی مالی حالت اور زیادہ مستحکم ہو گئی ہے اور اب وہ اقتصادی۔ عمرانی اور صنعتی ترقی کی راہ پر تیزی سے گامزن ہے۔ جس سے اس کے باشندوں کو خوشحالی نصیب ہو گی۔

اسلام آباد کے حصہ داران کیلئے ضروری اطلاع

اسلام آباد والی اراضیات ابھی تک منسوخ نہیں ہوئیں۔ چونکہ اکثر حصہ داران نے وہاں جا کر کام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور رقم جو باچھ کی گئی تھی۔ اس کی ادائیگی سے بھی انکار کر دیا ہے۔ اس لئے اقساط بقایا کی ادائیگی کے لئے سوائے اس کے چارہ نہیں کہ کچھ حصہ اراضی فروخت کر دیا جائے۔ اور بقایا اقساط ادا کر دی جائیں۔ اگر حصہ دار اراضی خریدنا چاہے تو خود خرید سکتا ہے۔ جو دوست خود خریدنا چاہیں۔ وہ خرید اربہیا کرانے میں امداد فرمائیں۔ گورنمنٹ کی اعلان کردہ قیمت نقد دو صد روپیہ فی ایکڑ ہے۔ اور دس سالہ اقساط قریباً ۲۸۰ روپے ہو جاتی ہے۔ میں نے کل ۱۷۰/ روپے کا مطالبہ کیا ہے جس میں یک صد روپیہ نقد اور ۷۰ روپے باقساط ۷ سال میں ادا کرنے ہوں گے زمین فروخت نہ کی گئی۔ تو تمام رقم کا ضائع ہو جانا یقینی ہے۔ اس دفعہ ۵۰۰ من کے قریب دھان ہوا ہے۔ جو ابھی فروخت نہیں ہوا۔ زمین دہ A کلاس ہے۔ اور پانی کافی ہے۔

فتح محمد سیال

پاکستان اور ہندوستان کے بجٹ کا موازنہ

روزانہ پرتاب نئی دہلی اپنی ۲۲ مارچ کی اشاعت میں "پاکستان کا نیا بجٹ" کے عنوان سے تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"جہاں اس سال ۲۸ کروڑ ۹۷ لاکھ کا منافع رہا ہے۔ وہاں اگلے سال کا منافع کا اندازہ ۲۰ کروڑ ۷۰ لاکھ ہے۔ اس سال کے بجٹ میں دس لاکھ بچت دکھلائی گئی تھی۔ لیکن ہوئی ہے ۲۸ کروڑ ۹۷ لاکھ کی۔ مسٹر غلام محمد اسے خاص حالات کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ اس سال کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا جائے گا۔"

اسی سلسلہ میں اخبار مذکور نے ان الفاظ میں پاکستان کے بجٹ کا مقابلہ ہندوستان کے بجٹ سے کیا ہے:۔

"یہ تو ہے پاکستان کی مالی حالت جو صرف خام مال پیدا کرتا ہے۔ اور جہاں صنعتی کارخانے نام کو ہیں۔ اور ہماری حالت کیا ہے۔ ہمارے اگلے سال کے بجٹ میں چار کروڑ کا خسارہ تھا۔ ہمارے وزیر مال نے ۴ کروڑ کے نئے ٹیکس لگا کر ۲۰ کروڑ کا منافع دکھا دیا۔ ایسی حالت میں کیا تعجب کہ پاکستان کے سو روپے ہندوستان کے ۱۴۴ روپے کے برابر ہوں"

برطانیہ میں تیل کی درآمد میں اضافہ

لنڈن ۲ اپریل۔ تجارتی بورڈ نے ابھی جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس سال کے پہلے دو مہینوں میں برطانیہ نے ۱۰۷۳۱۰۹۵۶ پاؤنڈ کی قیمت کا ۸۳۹۲۵۰۰۰۰ گیلن غیر صاف شدہ تیل درآمد کیا۔

مقدار اور قیمت ۔۔۔ دونوں کے لحاظ سے اس تیل کا بہت زیادہ حصہ مشرق وسطی سے درآمد کیا گیا اس مجموعی قیمت میں سے نصف یعنی ۸۳۰۸۷۰۲ پاؤنڈ کا ایران سے ۱۵۵۳۱۸۹ پاؤنڈ کا سعودی عرب سے اور ۳۷۹۹۷۶ پاؤنڈ کا عراق سے منگوایا گیا بحرین اور آس پاس کے علاقہ سے اس سال تیل کی جو مقدار درآمد ہوئی ہے۔ وہ گذشتہ سال اسی مدت کی درآمد کے مقابلہ میں دگنی زیادہ ہے۔

ایران اور سعودی عرب سے بھی اس سال گذشتہ سال کے مقابلہ میں تیل کی زیادہ مقدار درآمد کی گئی۔ لیکن عراق سے ۱۹۵۰ء کے پہلے دو مہینوں میں جتنی قیمت کا تیل درآمد ہوا تھا۔ اس سال اس سے تقریباً ۰۰۰، ۱ پاؤنڈ کم کا تیل درآمد ہوا۔ (اسٹار)

روٹی کے متعلق انکشاف

لنڈن ۲ اپریل۔ ڈاکٹر جان کوگلن۔ جنہوں نے حال میں کہا تھا کہ روٹی کو صاف کرنے کے لئے جو کیمیاوی اجزاء استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کی وجہ سے ڈھائی لاکھ آدمیوں کی جانیں ضائع ہوئی ہیں اب ایسے اچھے آدمیوں کی تلاش کر رہے ہیں۔ جن پر وہ تجربہ کرکے اپنے اس دعوے کو ثابت کر دیں کہ ان کیمیاوی مرکبات سے انسان کو نقصان پہنچتا ہے

جس آٹے میں اسکی ظاہری شکل اچھی بنانے کے لئے "نائیٹروجن ٹرائیکلورائڈ" ملایا جاتا ہے اس میں ایجین گیس پیدا ہوتی ہے۔ جس سے جانوروں کو ہسٹیریا میں مبتلا ہوتے دیکھا گیا ہے۔

ڈاکٹر کوگلن کا کہنا ہے:۔ ایجین زہریلی گیس ہے اور قلب اور دماغ پر اس کا وہی اثر پڑتا ہے جو ہسٹیریا (?) ...

مصری کپاس کی مزید خریداری

لنڈن ۲ اپریل۔ برطانیہ کے تجارتی بورڈ نے جو اعداد و شمار ابھی شائع کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس سال کے پہلے دو مہینوں میں برطانیہ نے ۱۲۵۲۷۰۹۸۳ پاؤنڈ کی کپاس درآمد کی جس میں ۲۲۰۹۸۹۳۹ پاؤنڈ کی کپاس صرف مصر سے درآمد ہوئی گذشتہ سال کے پہلے دو مہینوں میں کپاس کی مجموعی درآمد ۱۰۹۸۲۰۶۷۳ پاؤنڈ کی ہوئی تھی جس میں ۵۵۰۰۰۰۰ پاؤنڈ کی کپاس مصر سے درآمد ہوئی تھی۔ (اسٹار)

مرض کا پتہ لگانے کا نیا طریق

لنڈن ۲ اپریل۔ سائنسدان انسانی جسم کی بعض تبدیلیوں کا پتہ لگانے کے لئے آواز کی ایسی لہریں استعمال کر رہے ہیں۔ جو سنی نہیں جاسکتی ہیں۔ "لانسٹ" میں اس طریقہ کی تشریح کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں جو آلہ استعمال کیا گیا اسے امریکی بحریہ نے جنگ کے زمانہ میں تیار کیا تھا۔ اس آلہ سے آواز کی ایسی لہریں نکلی ہیں۔ جو انسانی سماعت سے زیادہ اونچی ہوتی ہیں اس آواز کی نوعیت ان اعصاب کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ جن سے ہو کر وہ گذرتی رہتی ہے۔ (اسٹار)

"ہسٹیریا" کا پڑتا ہے۔ دو پاؤنڈ کی روٹی میں تقریباً ۲۵ ملی گرام ایجین ہوتی ہے۔ دو ملی گرام ہی چوہے کو مار دینے کو کافی ہے اور اس سے کچھ زیادہ مقدار کتے کو ہلاک کر سکتی ہے۔ (اسٹار)

تبلیغ کون کرے؟

اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر شہر یا قصبہ کی جماعتوں کی تربیت اور تبلیغ کے لئے عاملین مقرر کرنے کے لئے اربوں روپے کا بجٹ درکار ہے۔ مگر ہمارا بجٹ صرف چند لاکھ کا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہم تبلیغ و تربیت کے لئے پورے وقت کے عامل مقرر نہیں کر سکتے۔

موجودہ صورت میں جبکہ مبلغ کم ہیں ظاہر ہے کہ مبلغ ہر شخص تک نہیں پہونچ سکتا۔ پس لازم ہے کہ جماعت کے افراد میں تحریک کی جائے کہ ہر احمدی اپنے تئیں مبلغ اور عامل تصور کرے۔ اور ہر فرد اپنے دائرہ ملاقات میں پیغام حق پہنچائے۔ اسی طرح ہی کام جلد اور باحسن وجوہ سر انجام پا سکتا ہے یہ عذر کہ وقت نہیں ملتا یا فرصت نہیں ملتی قابل تسلیم نہیں۔ کیونکہ اگر ہم سچے مسلمان ہیں تو اسلامی موجودہ مجبوری کی حالت دیکھ کر اسے زور شور سے قائم کرنے کے لئے ہمارے دل میں اس طرح تڑپ و محبت ہونی ضروری ہے۔ جس طرح ایک باپ اپنے بچے کو بیماری کی حالت میں دیکھ کر بے چین ہوتا ہے اور جب تک اسے ضروری دوائی لے کر پلا نہ دے اسے چین نہیں آتا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ باپ صبح کو بچے کو سخت بیماری کی حالت میں دیکھ کر باہر نکلے اور شام کو وہ یہ عذر کرے کہ اسے وقت نہیں ملا۔ اسلئے دوائی نہیں لا سکا۔ اگر ایسا ممکن ہے تو ہم آپ سے تبلیغ کے لئے اور اشاعت اسلام و قرآن کے لئے کوئی وقت نہیں مانگتے۔

لیکن اگر ایسا ممکن نہیں تو اس محبت اور تڑپ کا واسطہ دے کر ہم آپ سے کہتے ہیں۔ کہ آپ خود ہی سوچیں کہ تبلیغ کے لئے وقت کہاں سے اور کس طرح نکل سکتا ہے۔ انگریزی میں محاورہ ہے۔ Where there is a will there is a way کام کرنے کی نیت اور ارادہ ہو تو اس کے لئے کوئی نہ کوئی صورت انسان نکال لیتا ہے۔ اور اگر نیت نہ ہو تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالٰے عنہ کا ارشاد "من حرامی حجتاں ڈھیر" ہمارے سامنے ہے۔ مگر کیا ایک احمدی کی شان یہ ہے کہ وہ پہلی ضرب المثل کا حامی ہو یا دوسری کا؟ یقیناً پہلی کا۔

لیکن ان سب باتوں کے باوجود ہم مشورہ دینے کو تیار ہیں کہ:۔

(۱) آپ مرکز میں اطلاع دیں کہ آپ کے ماحول میں اس قسم کے لوگ ہیں۔ ان کو ایسا لٹریچر دینا چاہیئے مرکز آپ کو ٹریکٹ مہیا کر دے گا۔ آپ وہ ٹریکٹ غیر احمدی احباب کو پڑھائیں۔ ایک ٹریکٹ کئی کئی احباب کو پڑھایا جائے۔ ہو سکے تو فروخت کیا جائے۔ خواہ معمولی قیمت لی جائے۔

(۲) غیر احمدی احباب سے زیادہ سے زیادہ تعلق قائم کیا جائے۔ ان کو زبانی جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد سے واقف کیا جائے۔ اس کے لئے کسی خاص اہتمام کی ضرورت نہیں۔ بار بار لوگوں سے ملئے ان کو بتائیے کہ آپ کے پاس ایک چیز ہے اسے آپ اچھا سمجھتے ہیں۔ اسے وہ بھی لے لے۔

اور وہ ہے احمدیت کا نور۔ خدمت اسلام کا جذبہ۔ اشاعت قرآن کا جذبہ اور اس کا عملی نمونہ ہے ہماری بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام و قرآن۔

کیا آپ ان طریقوں پر چلنے میں دقت محسوس کرتے ہیں

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

مصر میں ریلوں کی ترقی!

قاہرہ ۲ اپریل۔ یہاں وزارت مواصلات مصر کی سرکاری ریلوے کی اصلاح و ترقی کے لئے ایک تین سالہ منصوبہ پر غور کر رہی ہے۔ جس پر ۰۰۰،۰۰۰،۲ پاؤنڈ صرف ہوں گے ــــ اس منصوبہ کے تحت اکثر اہم لائنوں پر بجلی پہنچائی جائے گی انہیں توسیع کی جائے گی۔ اور بالائی مصر میں خصوصاً ڈیلٹا کے علاقہ میں نئی لائنیں ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴